# 13319-روح ڈالے جانے کے بعد اسقاط حمل کروانا

## سوال

پانچویں مہینہ میں اسقاط حمل کا حکم کیا ہے ؟

## پسندیدہ جواب

فقہاء مذاہب اسلامیہ کا اتفاق ہے کہ بچے کو روح ڈالے جانے کے بعد قتل کرنا حرام ہے ( یعنی حمل کے ایک سو بیس روز گزرنے کے بعد) اور اسے کسی بھی حالت میں قتل کرنا جائز نہیں ، لیکن اس صورت میں کہ حمل رہنے کی حالت میں ماں کی زندگی ختم ہونے کا خدشہ ہو تو جائز ہے ۔

اور روح ڈالے جانے سے قبل اسقاط حمل میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے ، لیکن روح ڈالے جانے کے بعد سب فقہاء کرام متفق ہیں کہ وہ ایک انسان کی شکل اختیار کر چکا ہے جسے احترام اور تکریم حاصل ہے اور اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور یقینا ہم نے اولاد آدم کو بڑی عزت و تکریم سے نوازا}.الاسراء (70)

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

.{جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو ، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا ، اور جو شخص کسی ایک کی جان بچا لے ، اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا}.المائدۃ (32) ۔

روح ڈالے جانے کے بعد اسقاط حمل کی حرمت میں فقہ مالکیہ کے فقیہ ابن جزی رحمہ اللہ تعالی نے اجماع نقل کرتے ہوئے کہا ہے :

جب رحم منی کو اپنے اندر قبض کر لے تو اسے کوئی نقصان پہنچانا جائز نہیں ، اور جب بچہ کی شکل و صورت بننا شروع ہو جائے تو اور بھی زیادہ شدید نا جائز ہے ، اور جب اس میں روح ڈالی دی جائے تو اس کے عدم جواز میں اور بھی شدت آجاتی ہے کیونکہ بالاجماع یہ قتل نفس ہے ۔

دیکھیں : القوانین الفقھیۃ صفحہ (141) ۔

اور اسی طرح نہایۃ المحتاج میں بھی ہے کہ :

اور روح ڈالے جانے کا قرب بھی اسقاط حمل کی تحریم کو قوی کر دیتا ہے کیونکہ یہ جرم ہے ، پھر جب وہ آدمی کی شکل و صورت اختیار کر لے اور وہ قبولیت تک پہنچ جائے تو دیت واجب ہو گی ۔

دیکھیں : نہایۃ المحتاج (442/8) ۔

اور البحر الرائق کے مؤلف کہتے ہیں کہ :

جس جنین کی کچھ شکل وصورت واضح ہوگئی ہووہ بچہ شمار ہوگا ۔

اورالبنایۃ کے مؤلف کہتے ہیں :

(جب جنین کی کچھ شکل وصورت واضح ہوچکی ہو تو اس اسے درپے ہونا جائز نہیں ، اورجب لوتھڑے اورخون سے تمیز ہوجائے تووہ ایک جان بن چکا ہے ، اوراس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ بالاجماع اور نص قرآنی کے ساتھ نفس وجان کی حرمت کی دیکھ بھال ہوگی )

تواس طرح ہیں ہمارے لیے یہ واضح ہوتا ہے کہ جنین میں روح پیدا ہوجانے کے بعد اسقاط ایسا جرم ہے جس کا مرتکب ہونا جائز نہیں ، لیکن انتہائی شدید ضرورت کے پیش نظر جو یقینی ضرورت ہونا کہ متوھمہ ، اورپھر جب اس ضرورت کا ثبوت بھی مل جائے ، وہ اس طرح کہ جب جنین کو باقی رکھنا ماں کی زندگی کے لیے خطرہ ہو تو اسقاط حمل جائز ہوگا ۔

لیکن یہ یاد رکھیں کہ موجود دور میں جدید وسائل اور میڈیکل تحقیقات کی بنا پر ماں کی زندگی بچانا ممکن ہوچکا ہے لیکن بہت ہی ایسے نادر حالات ہیں جن میں ایسا ممکن نہیں ہوتا ۔ .